۷۸۶

یا اللہ جل جلالہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

(درس ثانی)

شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قرآنِ حکیم و احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

از

سیّد محمد امیر شاہ گیلانی

ناشر
ادارۂ اشاعت و تبلیغِ اسلام
محلّہ قاضی خیلاں پشاور شہر

28/1/90

سلسلۂ اشاعت نمبر ۳۰

نام کتاب ـــــــ شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن واحادیث کی روشنی میں

درسِ قرآن ـــــــ از سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

ترتیب کنندہ ـــــــ سیّد مہدی الحسنین قادری، بی اے

ناشر ـــــــ ادارۂ اشاعت و تبلیغ اسلام پشاور

کتابت ـــــــ محمد عبد الرحمٰن القادری

مطبع ـــــــ رضوان پرنٹرز ڈھکی نعلبندی پشاور

تاریخ طباعت ـــــــ جنوری سنہ ۱۹۹۰ء

ھدیہ ـــــــ دُعائے خیر بحقِ اراکینِ ادارہ

نوٹ

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات تین روپے کا ٹکٹ ارسال کریں ۔ شکریہ

ناظم ادارہ ۔ تنویر احمد قادری

Scanned by CamScanner

سخن ہائے گفتنی

اِس جہانِ ہست و بود کی تخلیق کا اصل مقصد یہی ہے کہ خالقِ دو جہان نے اپنی مخلوق کی بھلائی چاہی۔ بعثتِ انبیاء کا رسالت کے عظیم منصب کے ذریعے خاص مقصد بُرائی اور گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہُوئے مایوس دلوں کو قرار اور سکون کی دولت بخشنا تھا۔ تو اس امر کی ضرورت ہر دور میں محسوس کی گئی کہ لادینی قوتوں کے ہر ہر محاذ کا مقابلہ کیا جائے۔ ہمارے آج کے اس پُر آشوب دور میں وہ افراد یا ادارہ نعمت خداوندی سے کم نہیں جو لادینی قوتوں کی طرف سے چلنے والی آندھیوں کے مدِ مقابل ایک ایسے ذریعے کو استعمال کر رہے ہیں جو وقتی ضرورتوں سے ہم آہنگ ہے۔

ادارہ اشاعت تبلیغ اسلام کو قائم ہُوئے صرف تین سال کا قلیل عرصہ ہُوا ہے جبکہ اس نو عمر ادارے کے منتظمین اور اراکین نے اپنی کاوشوں سے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جو کئی سالوں پر محیط نظر آتے ہیں۔ پورے ملک میں ہزاروں افراد ادارے کے بلند پایہ کتابچوں سے مستفید ہو چکے ہیں۔ ملک بھر سے کئی افراد وقتاً فوقتاً ادارہ کی اشاعتوں کو بہتر بنانے کے سلسلے میں اپنی قیمتی آراء بھیجتے رہتے ہیں۔ ایک مختصر مدت میں اتنی بڑی کامیابی یقیناً معمولی نہیں بلکہ یہ رب تعالیٰ کا احسان اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہے۔ جنہوں نے اس عظیم منصب کے لئے ادارہ کے منتظمین واراکین کو چُنا۔

ادارے کے قیام کا یہ عرصہ ایک سنہرا دور تھا۔ جس میں محدود وسائل کے باوجود منتظمین نے ہمّت نہیں ہاری۔ ادارہ نے مختصر کتابچوں کے ذریعے ان ذہنوں تک رسائی حاصل کی جو یا تو زنگ آلودہ ہو چکے تھے یا مختلف خیالات کا زنگ

ابھی تک رہا تھا۔ اور یہی بات اس ادارے کی کامیابی کے ضمن میں کہنا کافی ہوگی کہ آج ادارے کے اراکین میں واضح تعداد نوجوانوں کی ہے جو دین کی عظمت کے علم بردار ہیں۔

ادارہ کے منتظمین نے ادارے کو ہر قسم کی دُنیاوی نمود و نمائش سے علیحدہ رکھا جو کہ خود ایک اہم کارنامہ ہے۔ ادارے نے ہر کڑے وقت میں دین کی تبلیغ و اشاعت کو فرضِ اولین سمجھ کر ادا کیا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ادارے کے منتظمین و اراکین کو صحت کلی عطا فرمائے اور ان کے وسیلے سے جو نور گھر گھر پہنچ رہا ہے۔ وُہ مسلمانوں کی ترقی اور اسلام کے عروج کا سبب بنے۔ آمین ثم آمین۔

شبیر حسین قادری

Scanned by CamScanner

ادارہ کے تین سال

الحاد و مادہ پرستی، حرص و ہوا اور سیم و زر کے اس پُر آشوب دور میں علم و حکمت کے خزانے ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ روشن قندیلیں ٹمٹما رہی ہیں۔ دُنیا کی نیرنگی میں کھو کر لوگ اپنا وجود اور مقصدِ حیات بھلا رہے ہیں۔ دُنیاوی لہو لعب اور فسق و فجور میں وعدۂ "اَلَستُ بِرَبِّکُم" کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ آج کا نوجوان مغرب کی اندھی تقلید کی لپیٹ میں ہے۔ اُسے اپنے اسلاف کے کارہائے نمایاں بھول گئے ہیں۔ ہر جگہ چنگ و رباب نمود و نمائش عام ہے۔ لیکن اس کے باوجود حکمت و دانش کے موتی لٹائے اور سمیٹے جا رہے ہیں۔

آج کی مصروف زندگی میں جہاں ایک پل بھی فارغ نہیں اپنا وقت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے میں صرف کرنا نہایت ہی اہم ہے۔

ادارہ ھٰذا بھی اس اہم فریضے کو بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے جہاں تک آج کے خوابیدہ مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کا تعلق ہے تو ایسے ذرائع بہت کم ہیں اور پھر دینِ اسلام میں گروہ بندیاں اس فطری دین کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں۔ ہمارا نوجوان یا اکثر نو مسلم انہی جھمیلوں میں اُلجھ کر اسلام کی اصل رُوح سے دُور ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے میں خالص راہِ مستقیم دکھانا ناگزیر و نا ممکن ہے مگر "ہمتِ مرداں مددِ خدا" کے مصداق آج بھی ایسے حضرات خصوصاً نوجوان موجود ہیں جنہوں نے لوجہ اللہ اپنی حیاتِ مستعار اللہ اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحیح تعلیم لوگوں تک پہنچانے کے لئے وقف کر دی۔

کوئی ادارہ قائم کرنا پھر اُس کو چلانا آسان کام نہیں لیکن ادارہ

اشاعت و تبلیغ اسلام پشاور کو ایک ایسا ستون میسر ہے جس کے دم قدم سے رواں دواں اور الحمدللہ ترقی کی طرف گامزن ہے گزشتہ تین سال کے دوران اس ادارے سے مختلف موضوعات پر پمفلٹ شائع ہوتے رہے تاکہ اسلاف کی صحیح راہ کا تعین ہو سکے اور روزمرہ کی زندگی احکام خدا اور تلقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بسر ہو۔

اس کے علاوہ اولیائے کرام کی "سیرت مبارکہ" بھی بطور نمونہ مناسب مواقع پر شائع ہوتی رہیں تاکہ پریشانیوں میں گھرے ہوئے اذھان روحانی سکون حاصل کریں اور اُن کی سیرت مبارکہ سے استفادہ حاصل کریں۔

اللہ رب العزت اپنا فضل و کرم اور توفیق عطا فرمائے تاکہ نوجوانان ملت راہِ گم گشتہ کو پا سکیں اور دنیا اور آخرت سنوار سکیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

محمد جاوید چشتی

Scanned by CamScanner

شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآنِ حکیم اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

ہمارے اس سلسلے کا یہ دوسرا درس مبارک ہے۔ پہلا درس صفر الخیر میں دیا گیا اور میں نے اُس وقت عرض کیا تھا کہ انشاء اللہ اگلا درس مبارک ربیع الاوّل شریف کے آخر میں ہوگا اور چونکہ مبارک مہینہ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش مبارک کا ہے اس لئے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ مبارک قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بیان کی جائے۔

ویسے تو قرآن مجید جتنا ہے "الحمد" سے لیکر "والناس" تک سب کا سب شانِ مصطفیٰ ہے، عظمتِ مصطفیٰ ہے محبتِ مصطفیٰ ہے، سیرتِ مبارکہ مصطفیٰ ہے۔ مگر اپنی اپنی بساط کے مطابق جو اپنے اساتذہ سے مَیں نے کچھ سُنا ہے۔ آپ کے سامنے کچھ آیتیں قرآن حکیم کی اس ضمن میں بیان کروں گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے اپنی پاک کلام میں پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مختلف شانیں بیان فرمائیں، مختلف عظمتیں بیان فرمائیں۔ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی مبارکہ کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ اور وہ پہلو حضور کی اپنی ذاتِ اقدس کے ساتھ تھے اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ نے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو جو عظمتیں قرآن حکیم میں بیان فرمائیں ان میں ایک نہایت ہی مبارک اور بابرکت پہلو پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا وہ علم ہے

علم کے معنی سیکھنا۔ علم کے معنی جاننا۔ علم اس وقت تک نہ سیکھا جاسکتا ہے نہ جانا جاسکتا ہے نہ پڑھا جاسکتا ہے، جب تک کہ اس کو سکھانے والا پڑھانے والا جاننے والا، جنوانے والا کوئی نہ ہو جس لحاظ سے بھی ہو جب تک اس کا کوئی اُستاد نہ ہو وہ سیکھ نہیں سکتا۔ پھر اس اُستاد کا اعتبار دیکھا جاتا ہے کہ وہ اُستاذ وہ معلّم، وہ سکھانے والا کتنا قابل ہے کتنا دانا ہے کتنا ہوشیار ہے، وہ اپنے شاگرد کو اپنے بتانے والے کو کتنا سکھا سکتا ہے کتنا پڑھا سکتا ہے، کتنا جانوا سکتا ہے۔

آپ غور فرمائیے اور توجہ کیجئے۔ جُوں جُوں آپ اس علم کے سیکھنے میں بڑھتے چلے جائیں گے آج کل کی اصطلاح میں آپ سمجھ جائیے کہ آپ دسویں میں پڑھ رہے ہیں آپ کو وہاں کے قابل استاد ملیں گے، آپ آگے بی۔اے میں چلے گئے آپ کو وہاں کے قابل اُستاد ملیں گے۔ آپ اس سے آگے آج کل کی اصطلاح میں ایم۔اے میں چلے گئے اس کے قابل اساتذہ ملیں گے۔

اسی طرح درسِ نظامی کے اندر ابتدائی پڑھنے کے لئے آپ کو ابتدائی اساتذہ ملیں گے انتہائی تعلیم کے لئے آپ کو انتہائی اساتذہ ملیں گے جُوں جُوں آگے پڑھتے جائیں گے صاحبِ علم اساتذہ آپ کو ملتے جائیں گے اگر صاحبِ علم اساتذہ آپ کو نہ ملیں آپ کا علم اَدھورا ہوگا۔ آپ کا علم ناقص ہوگا، آپ کا علم نامکمل ہوگا، ہر فن میں یہ ہی اعتبار ہے۔ صرف علم میں نہیں کتابت کے فن کو آپ لے لیجئے کسی ہُنر کو لے لیجئے، کسی پیشے کو لے لیجئے اُس میں آپ کو کسی اُستاد کی ضرورت پڑے گی۔

حضور پاک سیدِ دو عالم شفیع المذنبین عالمِ علوم اوّلین و آخرین جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمّد مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے عالمِ انسانیت کو علم دیا۔ اب آپ غور فرمائیے اس تھوڑی سی تمہید

Scanned by CamScanner

کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علم پڑھا پھر اس کو سکھایا اور ایسا علم سکھایا کہ قیامت تک دُنیا کے علوم اس کے محتاج ہیں۔

اب سوچیئے آپ! کہ کیسا شاگرد تھا اور کیسا اُستاد تھا. کوئی انسان، کوئی فرشتہ، کوئی مقرب سے مقرب فرشتہ قابل سے قابل عالم، بہتر سے بہترین عالم کوئی بھی پیارے محبوب صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اُستاد نہیں ہے کسی کے سامنے حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے زانوئے ادب تہہ نہیں کیئے، توپھر آپ کا اُستاد کون؟ وہ ذاتِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اُستاد جس نے تمام علوم کو پیدا کیا۔ وہ ذاتِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اُستاد جو منبع علم ہے۔ علم کے حاصل کرنے میں وہ ذاتِ اقدس اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کسی کی محتاج نہیں۔ سب اُسی کے محتاج ہیں، اور اُستادی بھی نصیب ہوئی تو اُس ذاتِ عالی، جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ کی، حضور صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی، کتنی شان ہے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی، اور قرآنِ حکیم نے اِن الفاظ میں ارشاد فرمایا۔

عَلَّمَہٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ۙ (سورۃ النجم آیت نمبر ۵ پارہ ۲۷)

سکھایا اس پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو (کس نے سکھایا؟) بڑی قوّتوں والے نے سکھایا (اللہ اکبر)۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ نے جہاں پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اپنا شاگرد بنایا اور جہاں پیارے محبوب کو اپنا علم سکھایا وہاں اپنی صفت کیا عجیب ارشاد فرمائی۔ آپ غور فرمائیے۔ فرمایا!

عَلَّمَہٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ۙ

بڑی قوّتوں والے نے ایک قوّت والا نہیں بڑی قوّتوں والے نے،

بڑی طاقتوں والے نے، بڑی عظمتوں والے نے، بڑی شرافتوں والے نے کس کو سکھایا؟ پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو، تعلیم بھی دی تو اس اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ نے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو۔ اور پھر کیسے سکھایا (اللہ) شانِ اطہر ہے، پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اور شانِ اقدس اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَعَلَّمَكَ اور سکھایا آپ کو اور پڑھایا، تعلیم دی آپ کو علم دیا آپ کو کتنا علم دیا؟ فرمایا

مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط (سورۃ النسآء آیت ۱۱۳۔ پارہ ۵)

وہ سب کچھ علم دیا جو پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم آپ نہیں جانتے تھے (اللہ)

اور اس اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ سے اتنی عنایت اتنا شرف آپ کو نصیب ہوا تو آپ سے بزرگ تر عالم کوئی نہیں، آپ سے بزرگ تر نبی کوئی نہیں، آپ سے بزرگ تر انسان کوئی نہیں اور اس بزرگ تر انسان کو اس بزرگ تر نبی کو اس بزرگ تر عالم کو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ نے وہ سب کچھ سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

سوچنے کی بات ہے اور فکر کرنا ہے۔ شانِ محبوب ہے عظمت ہے۔ فرمایا کہ میرا محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی ایسا ہو کہ جس کا کوئی مثل نہ ہو، میرا محبوب بھی ایسا ہو کہ علم کے اندر جس کی نظیر نہ ہو۔ میرا محبوب بھی ایسا ہو کہ علم کے اندر اس کے برابر کا کوئی نہ ہو۔

عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط

آپ جو نہیں جانتے وہ سب کچھ آپ کو سکھا دیا۔

اور پھر صرف یہ ہی نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ فرماتے ہیں

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ٥ سورۃ النسآء

اور اے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تبارک وتعالیٰ

Scanned by CamScanner

جلّ جلالہٗ کا آپ کو اس صفتِ علم کے ساتھ اور اس شانِ علم کے ساتھ جو ہم نوازرہے ہیں۔ فرمایا۔ "یہ ہمارا بہت بڑا فضلِ عظیم ہے۔"

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ ط

کتنا بڑا فضلِ عظیم تھا اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ کا، جو پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا فرمایا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے فرمایا ایک دوسرے مقام پر (اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (سورۃ رحمٰن آیت نمبر ۱-۲۔ پارہ ۲۷)

رحمٰن وہ ذاتِ مبارک ہے جس نے قرآن مجید سکھایا (سبحان اللہ)

وہاں تو فرمایا: وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۝ جو آپ نہیں جانتے تھے سب کچھ آپ کو سکھادیا۔ اور یہاں فرمایا ہم نے سارا قرآن آپ کو سکھادیا (اللہ اکبر) کیا چیز عطا فرمائی۔

قرآن مجید

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ (آیت نمبر ۳۔ سورۃ رحمٰن پارہ ۲۷)

پیدا کیا ہم نے جناب مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو۔

(اللہ اکبر)

انسانِ کامل

ایسا انسان جس کے اندر کوئی نقص نہیں

ایسا انسان جس کے اندر کوئی عیب نہیں

ایسا انسان جس کے اندر کوئی کمی نہیں اللہ اکبر، اللہ اکبر

کیوں کہ اگر اس کے اندر کوئی کمی ہو تو خدا کے اندر کمی ہوگئی جس نے ناقص انسان بنایا۔

ہاں !
اگر کوئی نقصان ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے اندر پیدا ہو گا۔ تو اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے کہ جس طرح میں منزّہ ہوں، پاک ہوں، بے عیب ہوں اس طرح انسانیت کے اندر بھی میں نے جس مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پیدا کیا ہے وہ بے عیب ہے۔

منزّہ ہے۔

پاک ہے۔

ہر قسم کے عیب سے پاک ہے۔

ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔

اسی لیئے حضرت حسان نے فرمایا کہ پیارے محبوب سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے منبر بچھوایا فرمایا کہ آؤ تعریفِ مُصطفٰے بیان کرو۔ وہ آئے اور انھوں نے پہلا شعر ہی یہی پڑھا۔ ع فرمایا!

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

یہ ایسا محبوب ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔

یہ ایسا محبوب ہے کہ پیدا کرنے والے نے اسے جیسے چاہا اسے پیدا کیا۔

اور پھر صرف انسان نہیں بنایا

آگے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے! عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (سورۃ رحمٰن آیت ۴ پارہ ۲۷)

وہاں تو سارا علم عطا فرمایا اور یہاں فرمایا کہ اس سارے علم کو، اس سارے قرآن کو بیان کرنے والا بھی یہ ہی ہے، اور کوئی نہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰہِ

کیا شان ہے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی۔

Scanned by CamScanner

مگر!
پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا علم میرے دوستو ہمیں تب معلوم ہوگا جب ہم قرآن کو پڑھیں گے۔
قرآن حکیم جب پڑھیں گے کیونکہ قرآن حضور کی کلام نہیں۔
بات پر غور فرمائیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کلام ہے حضور کی کلام نہیں، قرآن مجید اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے آپ پر اتارا ہے۔ اس کا ہر حرف اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کا کلام ہے۔ پیارے محبوب کا بنایا ہوا کلام نہیں ہے، لہٰذا پیارے محبوب کی تعریف خود نہیں کر رہا اللہ کر رہا ہے۔
ہاں!
یہ ساری تعریف اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ وعزّ اسمہٗ وجلّ مجدہٗ پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی فرمارہے ہیں۔
اور جس نے بنایا ہے وہ جب تعریف اپنی اس پیدا کی ہوئی خوبصورتی کی کررہا ہے تو اُسے زیبا ہے۔
فرمایا! اَلرَّحْمٰنُ ٥ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ٥ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ٥ (سورۃ الرحمٰن آیت ۱ تا ۴ پارہ ۲۷)
عَلَّمَ سکھایا، بیان کیا قرآن مجید کا ایک ایک حرف بیان کیا۔ اور پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا۔
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ٥ (سورۃ النحل آیت ۴۴ پارہ ۱۴)
فرمایا!
بنی نوع انسان کی ترقی کے لئے، بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے، بنی نوع انسان کے علم کے درجات کو آگے، اور آگے، اور آگے بڑھانے کے لئے اے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم آپ اس کو کھول کھول کر بیان کرتے جائیے۔
کیا منصب ہے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم

کا جو قرآنِ حکیم بیان کرتا ہے۔
افسوس ہے۔
آج ہم نے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان کو نہیں سمجھا
اللہ جل جلالہٗ ہمیں پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان
کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)
فرمایا پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حدیثِ مبارکہ !
غور فرمایئے !

تمام دُنیا مٹی اور پانی میں تھی مخلوقِ خُدا مٹی اور پانی میں
تھی تو میرے سامنے پیش کی گئی۔

غور کیجئے بات پر !
فرمایا مٹی اور پانی میں تھی اور میرے سامنے پیش کی گئی۔
عرضت علیّ میرے سامنے پیش کی گئی۔
فَاَعْلَمْتُ علم ہے۔
آپ غور کیجئے۔ صفت علم سے۔ پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
اس وقت بھی مُتّصِف تھے جس وقت پیارے محبوب نُورانی شکل میں تھے۔

ہاں !
پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جس وقت نورانی شکل میں تھے
اس بشری لباس میں تشریف ابھی نہیں لائے تھے اُس وقت بھی حضُور
صفتِ علم سے مزیّن تھے۔
ہاں ! فرمایا میں نے جان لیا۔ مَنْ یُّؤْمِنُ بِیْ
فرمایا میں نے جان لیا، کون مجھ پر ایمان لائے گا۔ بس نے اُس (اللہ اکبر)
ساری مخلوق کو، کروڑہا مخلوق کو، بدم ہا مخلوق کو، ایسی مخلوق جس کا کوئی حسنا

نہیں، سبحان اللہ! پیارے محبوب کی شان! پیارے محبوب کی عظمت احادیث مبارکہ میں!

فرمایا میں نے پہچان لیا مَنْ یُّؤْمِنُ بِیْ کون مجھ پر ایمان لائے گا۔ وَمَنْ یَّکْفُرُ بِیْ اور کون ان میں میرا کافر ہوگا۔ (اللہ اکبر) فرمایا میں نے پہچان لیا کون ایمان لائے گا اور کون کافر ہوگا۔ اُس وقت جب کچھ بھی نہیں تھا۔ اُس وقت کی بات۔ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے صفتِ علم کا اظہار اُس وقت فرمایا۔

مُنافق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ حضور کے ساتھ تبلیغ کرتے تھے۔ حضور کے ساتھ جہاد پر بھی کبھی جاتے تھے، مگر تھے کیا؟.... اندر والا اُن کا مُسلمان نہیں تھا۔ مُنافق تھے۔ اُنھوں نے کہا.....!

غور کیجئے اس حدیثِ پاک پر—!

اُنھوں نے کہا۔ عجیب بات آپ فرمارہے ہیں۔ ہم آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم آپ کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ روزے رکھتے ہیں، ہم تبلیغ کرتے ہیں۔ کیا کیا کچھ ہے۔ ہم منافق ہیں۔ ہمارا اندر والا خراب ہے۔ حضور ہم کو نہیں پہچانتے۔ کبھی حضور نے ہمارے متعلق نہیں کہا کہ یہ مُنافق ہے، یہ مُنافق ہے، یہ مُنافق ہے یہ مُنافق ہے۔ کبھی پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ نہیں فرمایا......!

اور پیارے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ایک ایسے وقت کی بات کرتے ہیں جب نہ چاند تھا، نہ سُورج تھا، نہ آسمان تھا، نہ ستارے تھے۔ کوئی چیز تھی ہی نہیں، اور فرماتے ہیں کہ اُس وقت مخلوق میرے سامنے پیش ہوئی، میں نے جانا کہ کون کافر ہے اور کون مُسلمان...!

احادیث مبارکہ میں آتا ہے، تفاسیر والوں نے لکھا ہے۔
فَبَلَغَ ذَالِكَ - یہ بات پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
کو پہنچی منافقوں کی۔
پہلے فرمایا فَبَلَغَ ذَالِكَ الْمُنَافِقِيْنَ - فرمایا منافقوں کو جب حضور کی
بات پہنچی تو پھر انھوں نے یہ بات کہی - یہ بات بھی حضور کو پہونچی۔
پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے منبر بچھایا۔ منبر کے اوپر
حضور تشریف فرما ہوئے۔
وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَا - پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی۔ تعریف اللہ تعالیٰ کی فرمائی۔
اور بیان فرمانے کے بعد پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!
کیا تم میرے علم میں بات کرتے ہو؟ (اللہ اکبر) کیا تم میرے علم میں بات
کرتے ہو، گفتگو کرتے ہو۔
فرمایا پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے، کہ میں اس
وقت اس منبر پر بیٹھا ہوا ہوں۔ میں اس منبر پر اس وقت بیٹھا ہوا
ہوں۔ فرمایا آؤ مجھ سے پوچھو۔

مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ

فرمایا جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے قیامت تک، سب پوچھو کہ میں
تمہیں بتادوں۔ (اللہ اکبر)
آپ غور فرمائیے اب! حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
صفت علم پر ۔ جس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے الفاظ میں فرمایا
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
عَظِيْمًا ۝ (سورۃ نساء)
اور یہ فرمانے کے بعد حضرت امام الاولیاء علی المرتضیٰ سند الاتقیاء رضی اللہ عنہ

کو آواز دی کہ اِدھر آؤ۔ شیرِ خُدا آئے۔ آپ نے فرمایا اِس مُنافق کو مسجد سے نکال دو۔ ایک ایک کا نام لے کر حضورؐ نے بتایا۔ مُنافقوں کو مسجد سے نکال دو۔ آپ اندازہ لگائیں پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ مُبارک پر۔ اور پھر پیارے محبوب نے تین بار فرمایا۔

"کیا اب بھی تم باز آؤ گے کہ نہیں۔ میرے علم میں تان کرنے سے"

معلوم ہُوا کہ پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ علم میں جو گفتگو کرتے ہیں وہ مُنافق ہیں۔ وہ مؤمن نہیں۔ مُسلمان سچے نہیں' یہ دعوے کے مُسلمان ہیں۔ یہ مُنافق ہیں۔

قرآنِ حکیم کی سورۃ مُنافقون میں۔ پُوری سُورۃِ مبارک اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے بیان فرمائی۔

انشاء اللہ! کسی درس میں اِس عنوان کے تحت کہ "مُنافق قرآن کی روشنی میں" بیان کروں گا۔ قرآن مجید کی آیتیں جن میں مُنافقوں کی تعریف ہے' وہ آپ کو بتاؤں گا کہ یہ منافق کون لوگ ہیں اللہ جلّ جلالہٗ اِن سے ھمیں بچائے۔

پہلی علامت منافقوں کی ہے کہ پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کو نہیں مانتے۔ یہ گستاخِ شانِ مصطفےٰ ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ فرماتا ہے' اے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ اللہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچّے رسول ہیں۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ہ مگر یہ مُنافق جھوٹے ہیں یہ مُنافق کاذب ہیں۔ تو ان منافقوں نے یہ بات کہی۔ پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم صفتِ علم سے متّصف تھے۔ اللہ جلّ جلالہٗ نے آپ کو سارا علم عطاء فرمایا تھا۔ لہٰذا آپ نے نشاندھی فرمائی اور تین بار آپ نے فرمایا۔

جناب سیّدنا امیر المؤمنین خلیفہ ثانی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوگئے۔ فَبَرَکَ آتا ہے الفاظ مبارک میں۔ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوگئے (اللہ اکبر) اتنی ہیبت آپ پہ طاری تھی۔ پیارے محبوب کی عظمت کا اتنا غلبہ آپ پر تھا فرماتے ہیں آپ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوگئے۔ جیسے، اونٹ اٹھتا ہے، گھٹنوں کے بل، اس طرح کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں۔

رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا ۔ اے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پہ راضی ہیں۔ اور اسلام کے دین ہونے پہ راضی ہیں۔ اور ہم قرآن حکیم کے امام ہونے پہ راضی ہیں۔ اور فرمایا ہم آپ کے نبی ہونے پہ راضی ہیں، نبی کہتے ہی ہیں غیب کی خبریں دینے والے کو۔

نبی کے معنی کیا ہیں ___؟

نبی کے معنی ہیں بن دیکھے، بن سُنے، بن سمجھے باتیں بتانے والا۔ وُہ ہے نبی۔

فرمایا ہے آپ کے نبی ہونے پہ راضی ہیں۔

اور پھر پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اب اس کے بعد میرے علم میں گفتگو نہ کرنا۔

تو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ نے یہ عظمت آپ کو عطاء فرمائی۔

فرمایا ___ " وَمَا کَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ "

فرمایا ___ مَا ___ وُہ چیز

___ کَانَ ___ جو گذر چکی۔

جو چیز جب تک دُنیا قائم ہے اور اس سے پہلے بھی جو چیز گذر چکی ہے جو پُوچھنا چاہتے ہو مجھ سے پوچھو۔

اور آپ نے فرمایا کہ جو ہونے والا ہے قیامت تک وُہ بھی بتادوں۔

تو پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے

صفتِ علم سے نوازا تھا۔

اور اسی قرآنِ مجید کی آیتوں میں آپ کے سامنے پیش کرتا جاؤں حضور کے علمِ مبارک پہ تو آپ حیران ہوجائیں گے کہ اللہ جلّ جلالہٗ نے کون کون سے علمِ مبارک سے آپ کو نوازا تھا۔

جب یہ واقعہ ہُوا تو اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے قرآنِ مجید کی یہ آیت اُتاری۔ (اللہ اکبر)

اور اللہ جلّ جلالہٗ نے فرمایا۔

فرمایا۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ

(سورۃ آلِ عمران آیت نمبر ۱۷۸)

اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے فرمایا۔

جب میرے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلّم کے علم پر تم گفتگو کرتے ہو یہ علم تو میرا عطاء کیا ہُوا ہے۔ یہ علم تو میرا ہے۔ ہاں! (عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ط) کا علم ہے۔ یہ تو اس کا علم ہے جس سے کوئی چیز چھپی ہُوئی نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ الخ (سورۃ آلِ عمران آیت ۵)

اس کے سامنے تو کوئی چیز چھپی ہُوئی نہیں ہے۔ اور پھر تم کس طرح اس کے علم کا انکار کرتے ہو۔ اس کو سکھانے والے تو ہم ہیں، اس کے اُستاد تو ہم ہیں، ہم بڑی قوّت اور بڑی طاقت کے مالک ہیں۔ لہٰذا یہ کیسے ہوسکتا ہے، اللہ جلّ جلالہٗ فرماتے ہیں۔

اب ایسا وقت آچکا ہے۔ اللہ جلّ جلالہٗ فرماتے ہیں کہ اب شانِ مبارک اللہ جلّ جلالہٗ کی یہ نہیں ہے کہ وہ چھوڑ دے مؤمنوں کو جس حالت پہ

بے مؤمن ہیں۔ بس۔ ہر ایک اب مؤمن، مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اب اللہ جل جلالہٗ فرماتے ہیں۔ اب جب میرے محبوب پہ تم اُنگلی اُٹھاتے ہو۔ (اللہ اکبر) میرے محبوب کے علم میں جب تم گستاخی کرتے ہو، میرے محبوب کے علم میں جب تم گفتگو کرتے ہو تو اب میں بھی تمہیں برہنہ کرتا ہوں بس! فرمایا اب شانِ خداوندی یہ نہیں کہ چھوڑ دے تم کو اے مؤمنو! اس حالت پر کہ جس میں تم ہو۔

یہاں تک کہ اب اللہ جل جلالہٗ خبیث کو گندے کو، پلید کو، ستھرے کو پاک سے جُدا کر دے۔ اب اللہ جل جلالہٗ کی یہ شان ہے کہ مؤمن بتا دے کہ مؤمن ہے اور مُنافق بتا دے کہ مُنافق ہے۔ اس لئے پیارے محبوب نے فرمایا کہ یہ اُبیؔ ابن سرح مُنافق ہے اس کو باہر نکال دو۔ فلاں مُنافق ہے اس کو باہر نکال دو۔ فلاں مُنافق ہے اس کو باہر نکال دو۔

فرمایا خبیث! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کو... (اللہ اکبر) سوچنے کی بات ہے۔ انتہائی گندہ... خبیث کے معنی انتہائی پلید۔ کون ہے وہ... ؟ جو پیارے محبوب کی شانِ علم کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔

میرے اُستادِ محترم حضرت صاحبزادہ حافظ علی احمد جان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ اُن کی بات بھی آپ کو یہاں سمجھانے کے لئے کہوں۔

آج کل ایک دَور ہے۔ اس دَور کو حضور کی بے ادبی کا دَور اگر میں کہوں تو نازیبا نہ ہوگا۔ بالکل... منبر پر، سٹیج پر، جلسوں میں ایسی باتیں کرینگے جن سے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے گفتگو کی۔

میرے اُستادِ محترم فرمایا کرتے تھے کہ یہ تھرما میٹر لے کے بیٹھے ہیں کس بات کا...؟ اس بات کا کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اتنا علم تھا اور اتنا نہیں

تھا۔ اتنا تھا اور اتنا نہیں تھا۔ اب بیٹھ گئے نا تحقیق کرنے کے لئے،
پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم کوئی کہتے ہیں جُزوی تھا، کوئی کہتے ہیں کلی تھا۔ کوئی کہتا ہے اتنا تھا کوئی کہتا ہے اتنا تھا۔ فاضلِ محترم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ دیکھو عقل کے پُورو! ایک شخص دسویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ اب اُس کا امتحان بی۔اے والا لے گا کبھی آٹھویں والا لے سکتا ہے۔ سوچنے کی بات ہے نا! آٹھویں جماعت میں ایک شخص، پڑھتا ہے کیا وُہ دسویں جماعت والے کا امتحان لے سکتا ہے؟ لے گا تو بی۔اے والا لے گا۔ اسی طرح بی۔اے والے کا امتحان ایم۔اے والا لے گا۔ ایم۔اے والے کا امتحان آگے پی۔ ایچ۔ڈی والا لے گا۔ جوں جوں علم بڑھتا جائے گا توں توں کیا ہوگا؟۔ چھوٹے چھوٹے لوگوں کا امتحان وُہ لیتے جائیں گے۔ کہا معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ جو بد بخت، جو کہتے ہیں حضورؐ کا اتنا علم تھا اتنا نہیں تھا۔ ان لوگوں کا نبوّت سے علم زیادہ ہے۔ اب جس کا نبوّت سے علم زیادہ ہے وُہ نبوّت کے علم کو ماپے کہ نبوّت کا علم کتنا ہے اور کتنا نہیں ہے۔

ہاں!
حضور پاک سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا علمِ مُبارک حضرت علامہ مفتی صاحب تفسیر رُوح البیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔
فرماتے ہیں۔ دیکھو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی دھوکے میں چلے جاؤ۔
عقیدہ دیکھیے۔ اپنا۔ اہلِ سُنّت وجماعت کا کیا ہے؟
فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کا علم مثال میں نہیں دیتا۔ سمجھانے کے لئے میں یہ بات کرتا ہُوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کا علم سات سمندر ہوں، سات!
سَبْعَتَ الْبَحْرِ۔ سات سمندر ہوں۔ اور پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم اُن سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ ہے

ہے۔ (اللہ)۔

اب آپ غور فرمائیے اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کا علم کتنا ہے۔ کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ کا علم کتنا ہے؟

اب فرمایا پھر صاحب تفسیر روح البیان نے کہ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم یوں سمجھو کہ سات سمندر ہیں۔ اور سارے انبیاء کا علم ایک قطرہ ہے۔

اور صاحب روح البیان فرماتے ہیں کہ اب یوں سمجھو کہ تمام انبیاء کا علم سات سمندر ہے اور باقی تمام دنیا کے جو عالم ہیں، متقین ہیں، فقیہہ ہیں محدث ہیں، مفکر ہیں، جو بھی ہیں ان سب کا علم انبیاء کے علم کے مقابلے میں ایک قطرہ ہے۔

آپ اندازہ لگائیے کہ۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

فرمایا اے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ پر فضلِ عظیم ہے۔ اب اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ فرماتا ہے۔ کہ وہ مومنوں کو اس شان کے اوپر چھوڑنے والا نہیں، یہاں تک کہ جو حضور کے علم کے منکر ہیں۔ منافق ان کو بھی بتا دے، خبیثوں کو، جو انکار کرنے والے ہیں جو باتیں بنانے والے ہیں، جو عیب ڈھونڈنے والے ہیں، جو حضور کے علم میں کمی تلاش کرنے والے ہیں۔ ان کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ بتا دے اور جناب ابوبکر صدیق رضی کو بھی بتا دے جناب عمر فاروق رضی کو بھی بتا دے جناب عثمانِ ذوالنورین رضی کو بھی بتا دے، جناب علی المرتضیٰ کو بھی بتا دے۔

اللہ اکبر

ایک بات یہاں پہ ذہن میں آئی ہے۔

جناب علی المرتضیٰ امام الاولیاء کرم اللہ وجہہ الکریم جامع کوفہ میں کھڑے

ہو کر وعظ فرما رہے ہیں اور فرماتے فرماتے فرمایا۔

سَلُوْنِیْ

آؤ آج مجھ سے پوچھو جو پوچھنا ہے۔ کہ میں تمہیں بتا دوں۔

اور پھر آپ نے ایک دم فرمادیا کہ مجھے وہ علم حاصل ہے (یہ حضور کے غلام تھے) حضور کے صاحبزادہ تھے، حضور کے داماد تھے، حضور کے جگر گوشہ تھے حضور کے لختِ جگر تھے، حضور کی آنکھوں کا نور تھے۔ یہ ان کی بات ہے۔ حضور کی پھر کیا بات! (سبحان اللہ)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

(کیا شان ہے۔)

جو جبرئیل امین کو بھی نہیں۔ جناب سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضور کے صحابی تھے حضور کے وقت کے قاضی تھے۔ بعد کے خلفاء کے زمانے کے قاضی تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف سے صفین میں حکم تھے۔ اتنا مقام تھا آپ کا۔

فَقَامَ اَبَا مُوْسیٰ ! ابو موسیٰ کھڑے ہو گئے۔ اور کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ جبرئیل ناموسِ اکبر ہے، جبرئیل تمام انبیاء کی طرف وحی لانے والا ہے، جبرئیل کے سامنے لوحِ محفوظ ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ جبرئیل کو بھی وہ علم نہیں جو کہ مجھے ہے۔

آپ نے فرمایا۔۔۔!

اِجْلِسْ۔۔۔ خاموش ہو کر بیٹھ جا

اِتَّقِ اللّٰہَ۔۔ اللہ سے ڈر

آپ نے فرمایا یا ابو موسیٰ! غور کر۔ جبرئیل امین۔ صدرۃُ المنتہیٰ میں معراج مبارک میں رہ گیا اور میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ستر ہزار

حجابِ نورانی طے کر کے اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے ان آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا۔ اور فرمایا وہاں جو علم اللہ جل جلالہٗ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو عطا کیا ہے وُہ سارا حضُور نے مجھے دیا ہے۔ جبرئیل کو اس کی خبر بھی نہیں۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

کیسا نبی خُدا نے ہمیں دیا (اللہ) کیسا علم والا، شان والا نبی، اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے ہمیں عطا فرمایا۔ کتنے خوش نصیب ہیں ہم۔ اور یاد رکھو ہم بڑے خوش نصیب ہیں، صحابہ بھی خوش نصیب ہیں، حضُور کی اُمّت میں عالمِ انسانیت میں افضل ترین کون ہیں؟ صحابہ کرام رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ہمارا ایمان ہے۔ اہلِ بیتِ عظام ہمارا عقیدہ ہے۔

مگر یاد رکھو تم بھی بڑے خوش نصیب ہو۔ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ ایک ایسی مخلوق آئے گی جو بِن دیکھے مجھ پر ایمان لائے گی۔ لہٰذا وُہ بھی بڑی فضیلت کے مالک ہیں۔ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر بِن دیکھے ایمان لانا بھی ایک بڑی سعادت ہے جس صفت کو اپنی اُمّت سے نوازا پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضُور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صفتِ علم کے متعلق ایک واقعہ اور آپ کو بتاؤں (پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیکھنے کا علم کا) ـــــ ہجرت کی رات پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لے چلے۔ دُوسری رات تھی۔ ایک شخص چند آدمی لے کر آپ کی تلاش کے لئے نکلا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو گرفتار کرنے کے لئے۔ سراقہ اس کا نام تھا۔ اس کے ساتھ چند آدمی تھے

ایک مقام پر دیکھا پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کو پکڑ لے۔ زمین نے اُسے پکڑا۔ اور دھنسنا اس نے شروع کر دیا۔ سُراقہ نے پیارے محبوب صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو کہا کہ مَیں ایمان لاتا ہوں۔ (اللہ اکبر)۔ میں ایمان لاتا ہوں۔ زمین یکس کیا طاقت ہے کہ وُہ مجھے پکڑ لے مگر یہ آپ کا معجزہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا سُراقہ! (اَب غور کیجئے بات پر)۔ (اَصل بات عرض کرتا ہُوں)۔ آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی سا اے اللہ! یہ ایمان لاتا ہے اِسے مُعاف فرما دے۔ زمین نے اُسے چھوڑ دیا۔

تب حضوُر نے فرمایا اے سُراقہ! مَیں تیرے ہاتھ میں ایرانی بادشاہ کے کنگن دیکھ رہا ہُوں۔ (ایسا تاریخی واقعہ جس کو آج تک کوئی جھُٹلا نہیں سکا) یہ کِس کا عِلم تھا؟ یہ نبوت کا علم تھا۔ یہ عِلم نبی ہے۔

حضوُر کا زمانہ ہجرت کا، آپ اندازہ لگائیں۔ ۱۱ برس ہجرت کے گُذر گئے۔ تین برس کے قریب جناب ابوبکر صدّیق کی حکومت کے گذر گئے۔ تین برس کے قریب عمرُ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے زمانۂ حکومت کے گذر گئے۔ اور ایران فتح ہُوا۔ اور سُراقہ نے فتح کیا۔ اور وہی کنگن لے کر سُراقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، اور جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جب دیکھتے ہیں تو وہی، دونوں کنگن سونے کے لیکر سُراقہ کے ہاتھ میں ڈال کر فرماتے ہیں۔

صَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

یہ ہے عِلم مُبارک پیارے محبوب صلیّ اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا۔ قدم قدم پر اسی لئے حضوُرِ پاک صلیّ اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ

نے مجھے اوّلین و آخرین کا علم عطا فرمایا ہے۔ یہ ہے شانِ علم مُبارک پیارے محبوب سیّد پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی۔

ایک دُوسری قرآنِ مجید کی آیت سے ایک شان آپ کو بتاؤں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (سورۂ احزاب آیت ۴۶)

کتنی صفتیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی فرما دیں۔ قرآنِ مجید سے پوچھو تعلیم کیا ہے

نُوحؔ ناروی نے ایک شعر کہا ہے بڑا نفیس!

آپ ہیں آپ، آپ ہیں سب کچھ
اور ہیں اور، اور کچھ بھی نہیں

آفاق ہا گردیدہ ام مہرِ بُتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام اَمّا تو چیزِ دیگری
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم

اس آیتِ کریمہ میں پہلی شان رسالت کی
دوسری شان شاھد کی
تیسری شان مُبشّر کی
چوتھی شان نذیر کی!
پانچویں شان اللہ تعالیٰ کی طرف بُلانے والے کی
اور چھٹی شان ایسا چراغ جس سے قیامت تک ولایت کا چراغ جلتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے دُوسری صفت میں فرمایا۔

اے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہم نے آپ کو شاھد بنا کے بھیجا ہے۔

شاھد گواہ کو کہتے ہیں۔ اور گواہ وُہ ہوتا ہے جو جانتا ہے گواہ وُہ ہوتا ہے

جو پہچانتا ہے۔ گواہ صاحبِ علم ہوتا ہے۔ مجنون گواہ نہیں ہو سکتا ہے صبی گواہ نہیں ہو سکتا۔

گواہ وہ ہوتا ہے جو آنکھوں سے دیکھ کر بیان کرتا ہے۔

ایک ہوتی ہے شہادت اور ایک ہوتی ہے خبر!

غور فرمایئے! خبر دینے والے کو مخبر کہتے ہیں۔ مخبر وہ ہوتا ہے جو خبر دیتا ہے اور شاہد وہ ہوتا ہے جو آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ گواہ اور شہادت منظور اُسی کی ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ نے فرمایا پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا الخ

کئی مقامات پر اللہ جلّ جلالہٗ نے فرمایا پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو کہ ہم نے آپ کو گواہ بنا کے بھیجا۔

کس بات کے گواہ ہیں آپ؟

آپ غور فرمایئے بات پر۔

پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ صفتِ گواہ، صفتِ شاہد سے مبعوث فرما رہا ہے۔ (اللہ اکبر)

ایک اور بات بھی آپ کو بتاؤں، قرآن مجید کے مُطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ نے حضور کی اُمت کو بھی گواہ بنایا ہے۔ (اللہ اکبر)

حضور تو گواہ ہیں ہی ہیں۔ مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقے میں حضور کی اُمّت بھی گواہ ہے۔ (اللہ اکبر، اللہ اکبر)

اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ فرماتے ہیں دوسرے پارے میں!

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا ط

(سورۂ بقرۃ آیت نمبر ۱۴۲۔ پ۲)

فرمایا۔ اسی طرح ہم نے اے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں برگزیدہ اور بہترین بنایا۔
اے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے والو ذرا تم اپنے مقام پر بھی غور کرو کہ تمہارا کیا مقام ہے (اللہ) ہم تو کھانے پینے میں مگن ہوں گے بس۔ ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ حدیث مبارک کو چھوڑ دیا ہے۔ جب ہم نے قرآن اور حدیث کو چھوڑا اپنے گھر سے نیچے گر گئے۔ بس۔ جو بھی اپنے محور سے ہٹ جاتا ہے خراب ہو جاتا ہے۔ ہم اپنے طور سے ہٹ گئے۔ ورنہ کس مقام کی اُمت ہے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی۔
برگزیدہ اُمت، شرف والی اُمّت، عزت والی اُمت، تمام اقوامِ عالم میں سب سے اعلیٰ اور برتر اُمّت۔
اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیوں اتنی بہترین اُمّت بنایا؟
لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ؛ تاکہ تمام مخلوق پر گواہ رہو۔ حضورؐ کی اُمت تمام عالم انسانیت پر گواہ ہے۔
اور پیارے محبوب!
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط
اور پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمّت پر گواہ ہیں۔
ایک دوسرے مقام پر فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ نے،
وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ہ (سورۂ نساء آیت ۴۱)
فرمایا۔ ہم نے اے پیارے محبوب سیّد دو عالم شفیعِ اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کو گواہ بنا کے پیش کیا۔
اس آیت کے ضمن میں مفسرین نے لکھا۔
بخاری شریف کی حدیثِ مبارک ہے۔
حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کے سامنے پیش ہوگی۔ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے

پیش کی جائے گی اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہ فرمائے گا کیا تمہارے پاس پیغمبر نہیں آیا۔ کیا اُس نے تجھے تبلیغ نہیں کی، پیغام تمہیں نہیں پہنچایا۔؟

وُہ عرض کریں گے نہیں!

اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کو اُن کے سامنے پیش کریں گے اور پوچھیں گے کہ یہ اُمّت کیا کہتی ہے۔؟

حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ آپ اُمّتِ محمّد رسول اللہ سے پوچھیں کہ مَیں نے تبلیغ کی ہے کہ نہیں کی۔

یہ قیامت کے دن حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اُمّت بطورِ گواہ کے پیش ہوگی۔

اُمّتِ محمّدیہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم عرض کرے گی۔ مگر کون سی اُمّت؟ مُنافقوں والی اُمّت نہیں، یہ خوارج والی اُمّت نہیں، جو پیارے محبُوب کی سچی اُمّت ہے۔ وُہ پیش ہوگی اور گواہی دے گی کہ حضرت نوح علیہ السّلام نے تبلیغ کی ہے۔ آپ کا پیغام پہنچایا ہے، ہم شہادت دیتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کی اُمّت کہے گی۔ یہ تو موجود ہی نہیں تھے۔ یہ کس طرح شہادت دیتے ہیں۔

اُمّتِ محمّدیہ کہے گی۔ ہمیں اپنے پیغمبر نے فرمایا ہے ہمارا پیغمبر سچا شاھد ہے۔

حضرت امام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں لکھا۔

کیا تم اس آیت کے معنیٰ جانتے ہو۔

یہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمام دُنیا کے محدّث ہیں فقیہہ ہیں، مفسّر ہیں وہ فرماتے ہیں۔

پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی اُمّت کے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں شاہ صاحب، اس طرح اپنی اُمت کے منافقوں کے رجوں کو بھی جانتے ہیں۔

اور اسی طرح شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم ان حجابات کو بھی جانتے ہیں اُن پردوں کو بھی جانتے ہیں جن کی وجہ سے یہ منافق منافق ہوئے ہیں۔ (اللہ اکبر)

لہٰذا پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُمت کے ہر عمل کے اُوپر گواہ ہیں۔ اب آپ غور فرمائیے کہ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت تک تمام اُمت کے اعمال پر گواہ ہیں۔ اور اسی لئے فرمایا کہ صبح کے فرشتے جب آتے ہیں۔ اور دیگر کے وقت جب تمام اعمال نامے لے جاتے ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے پیش کرتے ہیں، جب شام کے فرشتے آتے ہیں اور صبح کے وقت جاتے ہیں تو حضور کے سامنے تمام دفاتر کھول دیتے ہیں۔ اور میرے پیارے غوث اعظم قطب ربانی محبوب سبحانی سید شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ پیارے محبوب کے سامنے دفاتر پیش کرنے والے میرے امام علی المرتضیٰ، ہوتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

شاہ صاحب نے ایک دُوسری بات لکھی۔ فرماتے ہیں۔ اس کائنات کے ذرے ذرے میں جس طرح کہ اللہ جل جلالہٗ کے فرشتے بھر رہے ہیں اور پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پہ جو جو اور جس جس جگہ درود پڑھنے والی مخلوق موجود ہے۔ اور وُہ درود پڑھتی ہے۔ وُہ تمام فرشتے وُہ تمام درود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کرتے ہیں۔ اور پھر پیارے محبوب سید پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں

کہ اس دُنیا کے اندر جس طرح بھی اور جہاں پر بھی جو میرے اہل محبت ہے جن کی میرے ساتھ محبّت ہے، جس کا تعلق میرے ساتھ ہے، مدینے کے ساتھ جس کا دل لگا ہُوا ہے درود پڑھتا ہے مَیں خود اُس کے درودُ کو سُنتا ہوں۔ اور مَیں اس کے نام کو بھی پہچانتا ہوں۔ اس کے باپ کے نام کو بھی جانتا ہوں اس کا قبیلہ بھی جانتا ہوں۔ اب حضور شہادت نہیں دیںگے تو کون دے گا۔

کیسا شاھد ہے پیارا محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم، اللہ جلّ جلالہٗ تو سچا ہے۔

اللہ جلّ جلالہٗ سے بڑھ کے سچّا کون ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلَ اللہ تبارک و تعالیٰ سے بڑھ کر سچی بات کہنے والا کوئی ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا ط اللہ تبارک و تعالیٰ سے زیادہ سچّی بات کرنے والا کوئی ہے تو وہ اللہ جلّ جلالہٗ فرماتا ہے۔

اے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہم آپ کو شاھد بناکر بھیجتے ہیں۔ ہم آپ کو گواہ بنا کے بھیجتے ہیں۔

پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔

جُمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھو۔ کیونکہ مَیں تمہارے درودُ کو سُنتا ہوں۔ دُوسری حدیث مبارکہ ہے کہ جمعہ کے دن کثرت سے نماز پڑھو اس لئے کہ جُمعہ کے دن قیامت آئے گی۔

پیارے محبوب اس امت پر حاضر و ناظر ہیں۔ حاضر وُہ ہوتا ہے جو موجود ہو اور گواہ وُہ ہوتا ہے جو موجود ہو، ناظر وہ ہوتا ہے جو دیکھتا ہے جب دیکھے گا جب موجود ہو گا تب گواہی دے گا۔ اور یہ شاھد بنانے والا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ہے تو پھر آپ لوگ کیوں حضور کی شان کو ماننے میں تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ آپ کیوں منافق بنتے ہیں، آپ

کیوں خارجی بنتے ہیں۔ کیوں آپ منکر ہوتے ہیں۔ پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کے۔ بلکہ تمہیں تو چاہیئے کہ پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور شان بیان کرو۔ پیارے محبوب کی اور عزت بیان کرو۔ کیوں کہ تمہیں خدا نے حکم دیا ہے۔ کیا حکم دیا ہے ؟
اللہ تعالیٰ قرآن حکیم پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (سورۃ الفتح آیت ۹)

فرمایا۔ میرے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم کرو میرے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی توقیر کرو۔ میرے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزگی بیان کرو۔ صبح بھی اور شام بھی۔ درود پڑھنے کے لئے تو کوئی وقت نہیں ہے۔ پیارے محبوب کی عظمت پر۔ پیارے محبوب کی شان پر۔ پیارے محبوب کی کبریائی پر۔ پیارے محبوب کی بڑائی پر۔ درود پڑھنے کے لئے کوئی وقت نہیں ہے۔ درود پڑھنے کے لئے کوئی ہیئت نہیں ہے۔ مگر پیارے محبوب کی ثناء بیان کرنے پر صبح بھی ہے اور شام بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ہمیں توفیق عطاء فرمائے کہ ہم قرآن مجید کو پڑھیں جب ہم قرآن مجید کو پڑھیں گے تب ہمیں پتہ چلے گا کہ پیارے محبوب کی شان مبارک کیا ہے۔ اور شان عظمت جو ہے وہ کیا ہے !

فرمایا پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہم نے آپ کو حاضر و ناظر بنا کے بھیجا ہے۔ ہم نے آپ کو شاہد بنا کے بھیجا ہے۔ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا بنا کے بھیجا ہے۔ اور کوئی بھی گواہی دینے والا آپ جیسا نہیں۔ لہٰذا آپ کی نظیر نہیں۔ آپ کی مثیل نہیں۔ کوئی آپ جیسا اور کوئی بھی دنیا میں نہیں۔ اگر ہے تو آپ ہی اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ ہی اپنی نظیر آپ ہیں۔ شہادت میں بھی آپ کی اپنی

نظیر ہے۔ کوئی دوسرا نہ علم میں آپ کی طرح ہے اور نہ شہادت میں آپ کی طرح ہے۔

ایک اور شان پیارے محبوب کو عطا فرمائی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ یہ بھی برداشت نہیں فرماتے کہ میرے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرنے میں بھی کسی قسم کی.. توہین یا کسی قسم کی تنقیص یا کسی قسم کی کمی وہ پیدا ہو۔

اللہ جل جلالہٗ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔ غور فرمایئے۔

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (سورۃ بقرۃ آیت ۱۰۴)

مخاطب مومن ہوئے نہ منافق، نہ کافر۔

اے مومنو! مت کہو لفظ راعنا اور کہو انظرنا اور کان کھول کر سنو کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

راعنا کے معنی کیا ہیں؟ انظرنا کے معنی کیا ہیں؟

سوچنے کی بات ہے اللہ نے قرآن کے اندر حکم فرمادیا کہ راعنا مت کہو انظرنا کہو۔ راعنا کے معنی ہے ہماری رعایت کیجئے۔ ہماری طرف دیکھئے ہماری بات پر غور فرمایئے۔ مگر راعنا کا معنیٰ اور بھی ہے عبرانی زبان کے اندر راعنا کہتے ہیں چرواہے کو۔ جو بکریاں چراتا ہے، اس کو کہتے ہیں۔ دو معنی ہوگئے ایک معنی ہماری رعایت کیجئے اور ایک معنی کیا ہے۔ ہمارے چرواہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ میرے پیارے محبوب کی شان یہ نہیں ہے۔ میرے پیارے محبوب کی عظمت یہ نہیں ہے۔ میرے پیارے محبوب کی بڑائی یہ نہیں ہے کہ تم میرے پیارے محبوب کے متعلق ایک ایسا لفظ استعمال کرو جس کے دو معنی ہوں۔ اگرچہ ایک معنیٰ اچھا ہے اور دوسرے معنی میں کچھ کمی ہے۔ کیونکہ کمی پیدا ہوگئی

ہے لہٰذا یہ لفظ ہی میرے پیارے محبوب کے آداب سے نکال دو۔ بلکہ اس کی جگہ سیدھا لفظ موجود ہے کیا؟ وَقُولُوا انْظُرْنَا۔ یوں کہو کہ اے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف نظر التفات فرمائیے نظر کرم کیجیئے۔ اور جب محبت کی نظر کرم آئے گی۔ میرے استاد محترم فرماتے تھے۔ کہ جب محبت کی نظر کرم سے پیارے محبوب نے دیکھا جو چرواہے تھے، صحابی بن گئے۔ اور پھر کیا عجیب ادب سکھایا پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں۔

وَاسْمَعُوا اور کان کھول کر سنو! یہ تنبیہہ ہے۔ تنبیہہ اس وقت کی جاتی ہے جب کوئی توجہ پوری طور پر نہ کرے۔ فرمایا اگر تم نے میرے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ مبارک میں تخاطب کے اندر بھی کوئی توہین کا پہلو، اگرچہ تمہاری نیت نہ بھی ہو اور تم نے ادا کیا تو ——
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تو کافر ہو جاؤ گے اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اسی لئے ہمارے علمائے اُمت علمائے مستر شدین نے فرما دیا کہ اگر پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جوتی کو اگر بے ادبی کی نیت سے جوتڑی کہہ دیا تو کافر ہو جاؤ گے۔ اب بارگاہ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کیسے گفتگو کریں۔

صحابہ حیران، سوچتے ہیں۔ الفاظ ڈھونڈتے ہیں۔ پیار کے الفاظ۔ محبت کے الفاظ۔ اور جب بات ہوتی ہے تو کہتے ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں یا رسول اللہ۔ جب مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ اور کیا معنی ہے ہم کیا جانیں۔ اب قرآن مجید نے پھر ادب کا طریقہ بھی بتایا۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا الخ (سورۃ الحجرات آیت ۱)

اے مؤمنو! میرے پیارے محبوب کے آگے نہ ہو جاؤ۔ جب میرا پیارا محبوب جا رہا ہو ایسا نہ ہو کہ تم دو قدم آگے ہو جاؤ اس سے۔ اس کی بات سے پہلے بات مت کرو۔ اس کے بتانے سے پہلے مت پوچھو۔

گویا پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا آداب!

اس آیت میں غور فرمائیے۔ (اللہ جل جلالہٗ ہمیں قرآن سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے) عین ادب الٰہی ہے اور ادب الٰہی عین ادب رسول ہے۔

اگلی آیت میں اللہ جل جلالہٗ پھر فرماتے ہیں۔

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ۔ الخ

(سورت الحجرات آیت ۲)

فرمایا اے ایمان والو! میرے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز اونچی نہ کرو جیسے تم ایک دوسرے کو اونچی آواز سے بلاتے ہو۔ یہ شان ہے پیارے محبوب کی۔ میرے استاد فرماتے تھے۔ کہ جتنا قرآن مجید ہے یہ سب نعت مصطفےٰ ہے۔ جتنا قرآن ہے یہ سب عظمت مصطفےٰ ہے ادب مصطفےٰ ہے۔ یہاں پر یاد رکھو صحابہ کرام سے بڑھ کر (جو حضور کے جانثار تھے جنہوں نے اپنی جان، مال، آن اور اپنے بچے جائیدادیں اور وطن حضور پر قربان کئے)۔ ہمارا عقیدہ ہے نا امت محمدیہ کے اندر کوئی عظمت والا نہیں ان کو اللہ جل جلالہٗ مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ٥ وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ٥ (سورۃ الحجرات ۲۹ آیت ۴، ۵)

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ بے شک وہ لوگ جو آپ کے دروازے کے اوپر اے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کو آواز دے کے بلاتے ہیں یہ تو ناسمجھ ہیں۔

پیارے محبوب کو گھر سے بلانے کا طریقہ بھی بتایا اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہٗ نے فرمایا۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا الخ اگر تم صبر کرتے، انتظار کرتے کہ وہ خود تشریف لائیں۔ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ط الخ یہ تمہارے لئے بہتر تھا (اللہ اکبر) گویا پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب اور طریقہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرام کو سکھایا۔ اور فرماتے ہیں۔ سیرت گواہ ہے۔ تمام کتابیں گواہ ہیں۔ کہ اس آیت کے اترنے کے بعد کسی صحابی نے حضور کو دروازے پر جا کے ندا نہیں کی۔ (اللہ اکبر)

" ایک دوسرے کو بلانے" کے معنی ہمارے اُستادِ محترم حضرت صاحبزادہ حافظ علی احمد جان صاحب نے (اللہ تعالیٰ اُن کا پہلو پہلو جنت میں کرے) یُوں فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنا ہے دوستو تو اُن لوگوں سے پڑھو جو محبت کی عینک رکھتے ہیں۔ جو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کی عینک رکھتے ہیں، جو اہلِ بیت کی محبت کی عینک رکھتے ہیں جو صحابہ کی محبت کی عینک رکھتے ہیں۔ ان سے قرآن مجید پڑھو گے تب تمہیں قرآن مجید آئے گا۔

اور اگر کسی بے ادب سے قرآنِ مجید پڑھا اور اس کی عینک بے ادبی کی ہو گی تو بے ادبی ہی سیکھو گے۔ ادب کہاں سے سیکھو گے۔

تو فرمایا کرتے تھے۔ اپنے اُستاد کو بلاتے ہو تو کہتے ہو حضرت اُستاد صاحب، اپنے ماں باپ کو بلاتے ہو تو کہتے ہو حضرت والد صاحب۔ اسی طریقے کے اوپر جب اپنے بزرگ کو بلاتے ہو تو کہتے ہو حضرت صاحب! جب کسی اور کو بلاتے ہو بڑے بڑے لقب سے، غوث کو بلاتے ہو تو یا غوث کہہ کر بلاتے ہو۔ قطب کو بلاتے ہو تو یا قطب کہہ کر بلاتے ہو۔ اپنے پیر و پیشوا کو بلاتے ہو تو بڑے ادب و احترام سے صدا کر کے بلاتے ہو۔ فرمایا میرے محبوب کو اس دنیا کے جتنے القاب ہیں کسی القاب میں سے

نہ پکارو، ہاں ! اگر پکارتے ہو تو کیسے پکارو ؟
یارسول اللہ کہہ کر پکارو۔
اگر پکارتے ہو تو
یا مزمل کہہ کر پکارو۔
اگر پکارتے ہو تو
یا مدثر کہہ کر پکارو۔
اگر پکارتے ہو تو کہو
وہ پیارا محبوب ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
جس طریقے سے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو اس طرح تم میرے محبوب کو نہ پکارو۔
اس لئے فرمایا۔
اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۔
(سورۃ الحجرات آیت ۲)

فرمایا !
تمہیں پتہ ہی نہیں چلے گا۔
یہ تمہاری نمازیں ، یہ تمہارے روزے، یہ تمہاری خیرات، یہ تمہاری عبادتیں یہ تمہارے حج، یہ تمہاری زکوٰتیں، یہ تمہاری بڑی بڑی سُنتیں، سنتوں کے ہمشکل سنتیں بنانے والی شکلیں، یہ تمہارے تقویٰ یہ تمہاری تبلیغیں، یہ تمہارے زھد تمہیں پتہ ہی نہیں چلے گا اور حرفِ غلط کی طرح مٹ جائیں گے۔
جب پیارے محبوب کی بے ادبی اس کی شان کے خلاف جب بات ہوگی تو حرفِ غلط کی طرح سب کے سب مٹ جائیں گے۔
تمہیں سمجھ ہی نہیں پڑے گی۔ وہ ہماری نمازیں کہاں چلی گئیں۔

تم تو بڑے نمازی تھے بڑے عبادت گذار تھے۔ ساری ساری رات نفل ہی پڑھتے رہتے تھے سبحان اللہ! بڑی سنت کے مطابق داڑھی ہماری تھی ہم نے کبھی نماز بغیر سنت کے نہیں پڑھی ہم تو بڑے بڑے چلّے کاٹتے تھے۔ بڑی بڑی تقریریں کرتے تھے بڑا بڑا اچھا کرتے تھے۔ مگر نبیؐ پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادب تھے۔

بس جب یہ بات آئی سب کچھ جاتا رہا ہے کوئی بات نہیں رہی۔ تم نیکیوں کے گھمنڈ میں ہی تھے اور وہاں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے صفایا کر دیا۔ تمہاری سلیٹ کو ہی دھو دیا۔ تمہارے نامۂ اعمال کو ہی دھو دیا۔ کہا جاؤ تم راندۂ درگاہ ہو کیونکہ میرے محبوب کے بے ادب ہو۔

وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝

(سورۃ مزمل آیت ۱۱)

اللہ جل جلالہٗ فرماتے ہیں، اے پیارے محبوب مجھے چھوڑ دے۔ (مجھے چھوڑ دے کتنے پیار بھرے الفاظ ہیں۔ محبت بھرے الفاظ ہیں) ایک عاشق اپنے معشوق کو کس انداز میں مخاطب کر رہا ہے۔ یہ جو تیرا انکار کرتے ہیں ان کو چھوڑ اور مجھے چھوڑ میں جانوں اور یہ جانیں۔

ایک صوفی بزرگ حضرت عبدالرحمٰن بابا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔ ؎

دُوه یاران به داسې چالیدلی نهٔ وي
چې به یو وَته خېرې کا بل دُعا کا

اور ایسے محبت والے دو دوست کسی نے بھی نہ دیکھے ہوں گے، جو ایک تباہ کرنے کی ٹھانتا ہے اور دوسرا دعائیں کر کے اس کا راستہ روکتا ہے۔

پیارے محبوب پھر بھی راستے میں آتے ہیں (اللہ اکبر) شان ہے پیارے محبوب کی۔ فرماتے ہیں یہ میرے اُمتی ہیں انہیں بخش دے اے اللہ

یہ میرے اُمّتی ہیں انھیں مُعاف فرمادے۔
یہ شان مبارک ہے پیارے محبوب سیّد دو عالم، شفیع المذنبین، رحمت اللعالمین، خاتم النبیّین جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

یہ شان ہے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی، کہ فرمایا کہ ادب اور احترام گفتگو میں بھی، مجلسی زندگی میں بھی ہر چیز میں تم نے اس کو سامنے رکھنا ہے۔
اور اگر پیارے محبوب کی شان میں گستاخی کی، شان میں کوئی فرق لائے تو پھر بات بالکل ختم ہو جائے گی۔ ہمارا تمہارا رشتہ جو ہے وہ ختم ہو جائیگا
ایک اور شان پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بیان کر کے ختم کروں گا۔
اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے اپنی صفتیں بھی حضور کو عطا فرمائیں۔
غور کیجئے! شان ہے پیارے محبوب کی۔ قرآنِ مجید کے اندر اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ فرماتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ رحمٰن بھی ہے رحیم بھی، اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے اور جب وہ "وحدہٗ لاشریک" اپنی صفت خود دے دے تو پھر۔ سوچنے کی بات ہے۔ فکر کرنے کی بات ہے۔
رحیم کس کی صفت ہے؟

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی۔

اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ہ (سورہ بقرہ آیت ۱۴۳)

بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہٗ بنی نوع انسان پر رؤف بھی ہے رحیم بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رکھی رحمت کی صفت اپنے لئے

رحیمیت کی صفت اپنے لئے

اور قرآن حکیم میں فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ہ (سورۂ توبہ آیت ۱۲۸)

البتہ تحقیق تشریف لے آئے تمہارے پاس عزت والے رسول، حرمت والے رسول شان عظیم والے رسول علم عظیم والے رسول صاحب توقیر رسول، صاحب تعظیم رسول آ گئے۔ صاحب کرم رسول آ گئے۔ رسول تنوین ہے دو پیش (ٌ) ہیں جس کو کہتے ہیں عرب لوگ تنوین شان۔ عزت والے رسول شان والے۔ مِنْ اَنْفُسِکُمْ۔ تم میں سے ہی ہیں۔ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ... تکلیف تمہیں یہاں پہنچتی ہے اور مدینہ مبارک میں پیارے محبوب تڑپ اٹھتے ہیں۔ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ۔ تم پہ بڑے حریص ہیں۔ اور اب آگے فرمایا۔ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ہ مؤمنوں پہ وہ رؤف بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ کہاں شان گئی۔ اب شان پہ غور کرو۔ اب شان چلتے چلتے اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہٗ لے کہاں پہنچائی۔ کوئی حد ہے۔ (اللہ اکبر، اللہ اکبر)۔ کوئی گن سکتا ہے، کوئی سوچ سمجھ سکتا ہے۔ فرمایا آؤ اگر پیارے محبوب کو دیکھنا چاہتے ہو تو میرے آئینے

میں دیکھو۔
اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ نے پیارے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اپنی صفتیں عطاء فرمادیں۔
اب غور کیجئے۔
آپ پڑھتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ہر قسم کی تعریف، ہر ایک زمانے میں، ہر ایک طریقے پر، ہر ایک سے کس کے لئے ہے؟ "لِلّٰہِ" خاص اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ کے لئے ہے۔ کون سا اللہ؟ جو رب ہے۔ صاحبِ ربوبیّت ہے۔ بتدریج پرورش کرنے والا ہے۔ ایک منی کے قطرے سے پورا دانا انسان بنانے والا ہے، ایک دانے سے سات سو دانے پیدا کرنے والا ہے۔
رب!
کس کا رب؟ اَلْعٰلَمِیْنَ۔ عالمین کا رب ہے۔
ایک عالم نہیں۔ عالمین۔
کتنے عالم ہیں اللہ جانے کتنے ہیں؟
حضرتِ مستان شاہ ولی اللہ ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

هشتردہ هزار عالم
یکساں شدہ است مارا

فرمایا دل کی نظر میں ۱۸ ہزار عالم سامنے دکھائی دیتے ہیں۔ گویا ۱۸ ہزار عالم حضرتِ مستان شاہ کابلیؒ نے دیکھے ہیں۔ معلوم نہیں کتنے ہزار عالم ہیں اللہ جلّ جلالہٗ سب کا رب ہے۔
اور پیارے محبوب (اللہ) غور فرمایئے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷)

(اللہ) پیارے محبوب عالمین کے لئے رحمت ہیں۔ پرورش کرنے والا اللہ۔ ربوبیت کرنے والا اللہ اور بھر رحمتوں سے نوازنے والا نبی پاک اسی لئے پیارے محبوب نے فرمایا۔

وَاللّٰہُ یُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ (الحدیث)

فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ عطا فرمانے والا ہے۔ اور میں بانٹنے والا ہوں۔ (اللہ اکبر، اللہ اکبر) غور کے قابل ہے۔ بات تو بہت چھوٹی سی ہے مگر ہزار ہا سمندر اس کے اندر بھرے ہوئے ہیں۔ فرمایا علم عطا کرنے والا تو اللہ ہے، بانٹنے والا میں ہوں۔

رزق عطا کرنے والا اللہ ہے۔ بانٹنے والا میں ہوں۔

اب کرتے جاؤ اور سوچتے جاؤ کہ کون ہے۔ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ دیتے وہ ہیں، دلاتے یہ ہیں۔

حضور دیتے جاتے ہیں، دیتے جاتے ہیں۔ وہ عطاء کرنے والا بے حساب ہے۔ وہ عالمین کا رب تو پیارے محبوب عالمین کیلئے رحمت ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید کی اور آیتیں جو ہیں آپ ان پر بھی اگر غور فرماتے چلے جائیں تو آپ کو نظر آتا جائے گا کہ پیارے محبوب کی شان، پیارے محبوب کی عظمت ایک ایسے مقام کے اوپر جا رہی ہے کہ جو عطا کرنے والا جو وہم میں نہیں آسکتا، عطاء کرنے والا جو قیاس میں نہیں آسکتا، عطاء کرنے والا جو علم میں نہیں آسکتا، عطاء کرنے والا کسی حد کے اندر پابند نہیں ہو سکتا، تو بانٹنے والے کی کتنی حد ہے۔ سوچنے کی بات ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

Scanned by CamScanner

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اور پیارے محبوب سید پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ مبارک کی اور آیتیں قرآن حکیم کے اندر کافی سے زیادہ ہیں۔

جہاں تک قرآن مجید کو پڑھا جائے۔ جہاں تک قرآن مجید کو دیکھا جائے تو قرآن مجید کی ہر آیت کے ہر ٹکڑے کے اندر پیارے محبوب کی شان اور عظمت ہے۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے قرآن کی مثل کوئی نہیں۔

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا الخ (سورۃ بقرہ آیت ۲۳)

فرمایا اس کی مثل ایک ٹکڑا لے آؤ۔ نہیں لا سکے۔ بلکہ دعویٰ کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں۔

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا الخ

نہ کر سکے نہ کر سکو گے۔ قرآن کی مثل کوئی نہیں اور جس قلب پہ قرآن اُترا اس کی مثل کون ہو سکتا ہے جس وجودِ مبارک پہ قرآن اُترا اس کی مثل کون ہو سکتا ہے۔ جس کی زبان قرآن ہے۔ اس کی کون ہو سکتا ہے۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ہ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ہ

(سورۃ النجم آیت ۳، ۴)

آواز جناب محمد رسول اللہ کی ہے
گلہ جناب محمد رسول اللہ کا ہے
زبان جناب محمد رسول اللہ کی ہے
بولنا جناب محمد رسول اللہ کا ہے

مگر اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ فرماتا ہے۔
محبوب بول رہا ہے مگر اس کی اپنی خواہش ہے ہی نہیں۔
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ٥ وہ تو وہی کچھ کہتا ہے جو کچھ میں کہتا ہوں
بس . . . . !
محبوب کا جو بولنا ہے، وہ کس کا ہے۔
اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کا۔
اللہ تعالیٰ کی کلام، جو پیارے محبوب بول رہے ہیں۔
جو پیارے محبوب کی گفتگو ہے اللہ جل جلالہٗ کی کلام ہے۔
(اللہ اکبر، اللہ اکبر) کتنی عظمت ہے۔ کتنی شان ہے۔ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نہیں بلکہ یہاں تک فرمایا شانِ مبارک ہیں وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۚ
(سورہ الانفال آیت ۱۷)
فرمایا اے پیارے محبوب جب بدر کے دن آپ نے کنکریاں ماریں غور کرو قرآن مجید کے اس تخاطب پر۔ قرآن مجید کے اس لہجے پر۔ قرآن مجید کے ان مبارک الفاظوں پر۔
وَمَا اور نہیں رَمَیْتَ ماریں آپ نے کنکریاں اِذْ رَمَیْتَ مگر ہاں آپ نے ماریں۔ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۚ مگر یاد رکھو۔ اے پیارے محبوب! ماری آپ نے مگر خدا نے ماریں۔
وہاں بولنا کس کا، اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کا
یہاں مارنا کس کا، اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کا
اور ایک اور مقام پر جب حضور نے بیعت لی۔ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالا۔ ایک ہاتھ، دوسرا ہاتھ، تیسرا ہاتھ۔
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ

فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ج (سورہ الفتح آیت ۱۰)
فرمایا — یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ۔
فرمایا۔ یاد رکھو وہ میرے محبوب کا نہیں اللہ کا ہاتھ ہے۔
(اللہ اکبر)
ایک اور مقام پر پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں فرمایا۔ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا (سورہ الطور آیت ۴۸)
اے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تُو تو میری آنکھوں میں بس رہا ہے۔
کیا پیار کی بات ہے۔ کیا عشق کی بات ہے (اللہ اکبر)
کتنے عشق کی بات۔ تو تو ہماری آنکھوں میں بس رہا ہے۔
تُو تو میری زیرِ نگرانی ہے۔
حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ نہیں زیرِ نگرانی ترجمہ نہیں ہے۔ بلکہ ترجمہ ہے تُو تو میری آنکھوں میں بس رہا ہے۔
جب بڑا پیار کسی سے ہوتا ہے جب بڑی محبت کسی سے ہوتی ہے
جب بڑا پیار کسی سے ہوتا ہے اور جب قسم کھائی جاتی ہے کس کی کھاتے ہیں جو بڑا محبوب ہوتا ہے۔ بڑا پیارا ہوتا ہے۔ اُس کی قسم کھاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ نے پھر کس طریقے پہ پیار اور محبت کا اظہار فرمایا۔
فرمایا — !
اے پیارے محبوب یہ تیری بات نہیں مانتے ہیں یہ بڑے ظالم ہیں۔ یہ بڑے مشترک ہیں۔ اے پیارے محبوب یہ بڑے سنگدل ہیں۔ اے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یہ ناہنجارہ ہیں۔ اے پیارے محبوب یہ خبیث ہیں۔

مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ٥ عُتُلٍّ بَعْدَ
بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ٥

(سورۃ القلم آیت ۱۲، ۱۳)

پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نہ ماننے کے بارے میں کتنی باتیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیان فرمادیں۔
بیان فرمایا۔ اور پھر کیا عجیب طریقے سے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تسلی کے لئے تشفی کے لئے محبت کے اظہار کے لئے۔ نہیں نہیں پیارے محبوب کی شان بنی نوع انسان کو سمجھانے کے لئے۔ فرمایا۔ اگر میں کسی سے محبت کرتا ہوں تو وہ یہ ہے۔
ان الفاظ میں فرمایا۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ٥
(سورۃ الحجر آیت ۷۲)

اے میرے پیارے محبوب مجھے تیرے سراپا کی قسم۔
اے پیارے محبوب مجھے تیرے سر کی قسم۔
اے پیارے محبوب مجھے تیری زندگی پاک کی قسم۔
کتنی شان ہے۔ پیارے محبوب کی، فرمایا یہ جو تجھے نہیں مانتے۔ یہ تو نشے میں مدہوش چلے جا رہے ہیں۔
یہ بے عقل۔ بے وقوف۔ نالائق (اللہ اکبر) آپ نے غور فرمایا یہ کیا؟ یہ شان مبارک ہے۔
پیارے محبوب سید دو عالم شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی۔
جس سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔ قرآن مجید کی ہر ایک آیت میں

Scanned by CamScanner

حضورِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان وعظمت جو ہے وُہ عیاں ہو رہی ہے۔ روشن ہو رہی ہے۔

آج کے اس درس میں مَیں نے آپ کے سامنے قرآن مجید کی صرف چند آیتیں بیان کی ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زندگی عطاء فرمائی، توفیق عطاء فرمائی اور میرے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقے میں وقت عطاء فرمایا تو باقی اوقات میں بھی اسی طرح قرآنِ مجید کی آیتیں آپ کے سامنے عرض کروں گا۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ

۲۹ر اکتوبر ۱۹۸۹ء

۲۷ر ربیع الاوّل بروز اتوار

(فقیر) سیّد محمّد امین شاہ قادری گیلانی
محلہ یکہ توت کوچہ آغا پیر جان رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ کی اب تک کی مطبوعات

اشاعت نمبر	عنوان	تعداد
۱-	خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزانہ کے معمولات۔	۲۰۰۰
۲-	سوانح حیات حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	۲۰۰۰
۳-	محبت و عقیدتِ رسول کے موضوع پر ایک حدیث مبارکہ ۔	۲۰۰۰
۴-	درود و سلام کی اہمیت و فضیلت	۲۰۰۰
۵-	قرآن و احادیث کی روشنی میں زکوٰۃ کی فضیلت	۳۰۰۰
۶-	احکام و فضائلِ شب برات ۔	۳۰۰۰
۷-	رمضان المبارک اور نفلی عبادات کی فضیلت	۳۰۰۰
۸-	حقوقِ والدین و احترام والدین	۳۰۰۰
۹-	قربانی کے فضائل و مسائل	۳۰۰۰
۱۰-	خیرات و صدقات کے فضائل و مسائل	۳۰۰۰
۱۱-	نمازِ مقبول (خصوصی اشاعت)	۲۰۰۰
۱۲-	اسلام اور شخصیت پرستی	۵۰۰۰
۱۳-	گیارھویں شریف کی حقیقت	۵۰۰۰
۱۴-	ایمان و کاملیت کا نشان اچھے اخلاق ۔	۳۰۰۰
۱۵-	نیکی کیا اور بدی کیا	۵۰۰۰
۱۶-	تکبر و بد خلقی کا انجام	۳۰۰۰
۱۷-	فضائلِ روزہ از روئے قرآن و احادیث	۳۰۰۰
۱۸-	مرضِ غضب اور اس کا علاج	۳۰۰۰
۱۹-	دُنیا سے محبت یا آخرت سے	۳۰۰۰
۲۰-	غیبت کی ممانعت اور اس کی ہمہ گیری	۳۰۰۰
۲۱-	مخلص کی تعریف	۳۰۰۰
۲۲-	تحفۂ دلنواز	۳۰۰۰
۲۳-	خوشحال معاشرے کی بُنیاد	۳۰۰۰
۲۴-	قطعاتِ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۵۰۰۰
۲۵-	مُسلمانوں کی جان و مال کا احترام	۳۰۰۰
۲۶-	فلسفۂ روزہ	۳۰۰۰
۲۷-	جس شخص سے بُرا کوئی نہیں	۳۰۰۰
۲۸-	مقام مومن	۳۰۰۰
۲۹-	قرآن مجید کی عظمت قرآن و احادیث کی روشنی میں	۱۰۰۰
۳۰-	(درس قرآن)	
۳۰-	شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن و احادیث کی روشنی میں ۔	۵۰۰

Scanned by CamScanner